إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰى أَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا

روزنامہ

الفضل

لاہور پاکستان

چہارشنبہ

شرح چندہ

سالانہ چندہ	۲۱ روپے
ششماہی	۱۱ ؍؍
سہ ماہی	۶ ؍؍
ماہوار	۲ ۱/۴ ؍؍

قیمت فی پرچہ ڈیڑھ آنہ

جلد (۲) ۔ ۱۳ اخاء ۱۳۲۷ ش ۔ ۹ ذوالحجہ ۱۳۶۷ھ ۔ ۱۳ اکتوبر ۱۹۴۸ء ۔ نمبر ۲۳۳

اخبار احمدیہ

لاہور ۱۳ اخاء ۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق آج کی اطلاع مظہر ہے کہ حضور کی طبیعت پاؤں میں درد کی وجہ سے ناساز ہے ۔ احباب دعائے صحت فرمائیں ۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت کمر اور سر میں درد کی وجہ سے تاحال ناساز ہے ۔ نیز زکام کی شکایت بھی ہے ۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے بالالتزام دعا فرماتے رہیں ۔

سکندر آباد ۱۲ ۔ اکتوبر : حضرت سیٹھ عبد اللہ الہ دین صاحب بذریعہ تار ان تمام احباب کا شکریہ ادا کرتے ہیں جنہوں نے تاروں اور خطوط کے ذریعہ ان کی خیریت دریافت کی ۔ آپ مزید فرماتے ہیں ۔ سکندر آباد اور حیدر آباد کے تمام احمدی بخیریت ہیں ۔ نیز وہ احباب کو عید مبارک کہتے ہیں ۔

دولت مشترکہ کے دفاع کے سلسلے میں پاکستان اور ہندوستان کی مرکزی حیثیت کا چرچہ

وزراء اعظم کی کانفرنس میں بین الاقوامی صورت حال پر برطانوی وزیر خارجہ کا اہم بیان!

لندن ۱۲ ۔ اکتوبر : دولت مشترکہ کے وزراء اعظم کی کانفرنس آج تیسرے پہر پھر شروع ہوئی ۔ کل کانفرنس کے دو اجلاس ہوئے تھے ۔ آج کے اجلاس کا افتتاح برطانیہ کے وزیر خارجہ مسٹر بیون نے کیا ۔ انہوں نے برطانوی نقطہ نگاہ سے بین الاقوامی حالات کا ایک تفصیلی جائزہ پیش کیا ۔ جس میں بالخصوص جنوب مشرقی ایشیا کے معاملات ، اور جاپان سے صلح کے معاہدہ پر روشنی ڈالی ۔ جائزہ میں جن دیگر امور کا انہوں نے ذکر کیا ۔ ان میں برما اور ملایا کی صورت حال بھی شامل تھی ۔ اجلاس میں جنوب مشرقی ایشیا کے برطانوی کمشنر جنرل مسٹر میکڈانلڈ بھی موجود تھے ۔ مسٹر بیون نے آج جو بیان دیا ہے ۔ اس پر وزراء اعظم اس وقت بحث کریں گے جب برطانوی وزیر اعظم مسٹر ایٹلی کابینہ کی دفاعی کمیٹی کے صدر کی حیثیت سے دفاع کے مسئلہ پر روشنی ڈالیں گے اور کانفرنس کو بتائیں گے ۔ کہ برطانیہ اور دولت مشترکہ کے ساتھی ملکوں کی سلامتی اور دفاع کے لئے کیا کیا قدم اٹھانے ضروری ہیں ۔ عام خیال یہی پایا جاتا ہے ۔ کہ دفاعی انتظامات کا تمام تر دارومدار اس بات پر ہو گا ۔ کہ دفاعی تجاویز سے متعلق پاکستان اور ہندوستان کیا رویہ اختیار کرتے ہیں یہ دونوں ملک چار ہزار میل لمبا ساحل رکھتے ہیں ۔ اور ان کی سرحدیں دوسرے ممالک کی سرحدوں سے بھی ملتی ہیں ۔ اور نہ صرف یہ کہ یہ ممالک ایک بہت وسیع علاقہ میں پھیلے ہوئے ہیں ۔ بلکہ فوجوں میں بھرتی کے لئے بھی ان گنت نوجوان مہیا کر سکتے ہیں ۔ اس لئے ان دونوں کو اس اعتبار سے بہت ہی اہم پوزیشن حاصل ہے ۔ چنانچہ دفاع سے متعلق ان کے رویہ کو بہت اہمیت دی جا رہی ہے ۔

کل تمام نمائندگان مختلف گروپوں میں تقسیم ہو جائیں گے ۔ اور ہر گروپ ان معاملات پر علیحدہ علیحدہ غور کرے گا جو اس سے تعلق رکھتے ہیں ۔ ایک دوسرے کے خیالات معلوم کرنے کا گروپوں میں تقسیم ہونے کا مقصد یہ ہے کہ تا تمام ممالک کے نمائندے اپنے اپنے معاملوں پر پوری طرح غور کر سکیں ۔ ۱۵ ۔ اکتوبر کو تمام نمائندگان پھر ایک مشترکہ اجلاس میں شریک ہوں گے جس کے بعد کانفرنس ختم ہو جائے گی ۔ نشاندہی بات چیت میں یہ سوال بھی اٹھایا جائے ۔ کہ دولت مشترکہ کے موجودہ تصور میں کسی قسم کی تبدیلی کی ضرورت ہے یا نہیں ۔ نیز ہندوستان و پاکستان کے باہمی اختلافات اور جنوبی افریقہ کے جھگڑے کے زیر بحث آنے کی بھی توقع ہے ۔

کراچی میں گئو شالہ کی عمارت پر پولیس کا چھاپہ

تین بم اور بارود کے ڈبے برآمد ہوئے

کراچی ۱۲ ۔ اکتوبر : کل رات گئے کراچی پولیس نے گئو شالہ کی ایک عمارت پر چھاپہ مار کر تین بم برآمد کئے ۔ اس کے علاوہ ایک نامکمل بم اور بارود کے کئی ڈبے نکلے ۔ اس سلسلے میں دو اشخاص کو گرفتار کر لیا گیا ہے ۔

راجوری کے محاذ پر آزاد فوج کا جوابی حملہ

زوجیلا کے علاقے میں ایک ہندوستانی چوکی کی صفایا

تراڑکھل ۱۲ ۔ اکتوبر : حکومت آزاد کشمیر کے محکمہ دفاع کا ایک اعلان مظہر ہے کہ راجوری کے محاذ پر ہندوستانی فوج نے ایک اہم پہاڑی پر دوبارہ قبضہ کرنے کے لئے بڑی چوکی کا زور لگایا ۔ لیکن مجاہدین کے جوابی حملے کی تاب نہ لا کر وہ پیچھے ہٹنے پر مجبور ہو گئی ۔ اور ہندوستانی سپاہی اپنی بیس لاشیں میدان میں چھوڑ کر بھاگ نکلے ۔ زوجیلا کے علاقے میں آزاد فوج کے ایک گشتی دستے نے ہندوستانی مشین گن کی ایک چوکی کا صفایا کر کے مشین گن پر قبضہ کر لیا ۔

بمبئی کی بندرگاہ میں بیس ہزار مزدوروں کی ہڑتال

بمبئی ۱۲ ۔ اکتوبر : بمبئی کی بندرگاہ پر گودیوں پر کام کرنے والے بیس ہزار مزدوروں نے ہڑتال کر دی ہے ۔ ان کا مطالبہ یہ ہے کہ ان کی موجودہ تنخواہوں اور معاوضوں میں خاطر خواہ اضافہ کیا جائے ۔

بنارس میں گائے کی قربانی ممنوع

بنارس ۱۲ ۔ اکتوبر : بنارس کے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے ایک خاص حکم جاری کیا ہے ۔ جس کی رو سے آج سے ایک ہفتہ کے لئے بنارس میں گائے کی قربانی ممنوع قرار دے دی گئی ہے ۔

حیدرآباد ایجنسی آفس کے ایک افسر کی گرفتاری

کراچی ۱۲ ۔ اکتوبر : حیدرآباد کے ایجنٹ جنرل مقیم کراچی کے دفتر کے ایک افسر مسٹر حمید اللہ خان کو قانون تحفظ امن عامہ کے ماتحت جاسوسی کے الزام میں گرفتار کر لیا گیا ہے ۔

یوگوسلاویہ کا تجارتی وفد پاکستان آرہا ہے

کراچی ۱۲ ۔ اکتوبر : پاکستان سے تجارتی معاہدہ کرنے کے متعلق بات چیت کرنے کے لئے یوگوسلاویہ کا ایک تجارتی مشن اگلے ہفتے کراچی آرہا ہے ۔ یہ وفد یوگوسلاویہ کی وزارت تجارت کے بعض اعلیٰ افسران اور وہاں کے مشہور تاجروں پر مشتمل ہے وفد ۲۰ ۔ اکتوبر کو کراچی پہنچ جائے گا ۔ اور دونوں ملکوں میں تجارت بڑھانے کے امکانات پر غور و خوض کے علاوہ بعض سودے بھی کرے گا ۔

بہاولپور کی حکومت کا اہم فیصلہ

بہاولپور ۱۲ ۔ اکتوبر : حکومت بہاولپور نے اپنے ایک اعلان میں اس خبر کی تردید کی ہے کہ بہاولپور کی دفاعی اہمیت کے پیش نظر ریاست کا نظم و نسق صوبہ سرحد کے ایک سابق گورنر کے سپرد کر دیا جائیگا ۔ اعلان میں کہا گیا ہے کہ ریاست پاکستان میں شامل ہو چکی ہے ۔ اس لئے پاکستان کا اور ریاست بہاولپور کا دفاع خود پاکستان کی مرکزی حکومت کے ذمہ ہے ۔ ریاستی اور مرکزی فوجوں میں گہرے تعاون کی اہمیت کے پیش نظر یہ فیصلہ کیا گیا ہے ۔ کہ ریاستی فوجوں کو پاکستانی فوجوں میں شامل کر دیا جائے اور وہ پاکستانی کمان کے تحت کام کریں ۔

نواب معین نواز جنگ کی واپسی سے متعلق بعض غلط فہمیوں کا ازالہ

پیرس ۱۲ ۔ اکتوبر : سلامتی کونسل میں حیدرآبادی وفد کے لیڈر نواب معین نواز جنگ نے جو پیرس سے واپس حیدرآباد روانہ ہو گئے ہیں ۔ اپنی روانگی سے قبل صدر سلامتی کونسل کو ایک خط لکھا تھا ۔ اس میں انہوں نے صدر سلامتی کونسل کو مطلع کیا تھا ۔ کہ وہ سات آٹھ دن میں واپس آجائیں گے ۔ اور اگر کونسل نے چاہا تو وہ ریاست کے صحیح اندرونی حالات سے کونسل کو مطلع کر سکیں گے ۔ وفد کے ایک ترجمان نے بیان کیا ہے ۔ کہ نواب معین نواز جنگ کے واپس جانے کا یہ مطلب ہرگز نہیں ہے ۔ کہ سلامتی کونسل سے حیدرآباد کا معاملہ واپس لے لیا گیا ہے ۔ نواب معین نواز جنگ محسوس کرتے ہیں کہ انہیں ایسا کرنے کا کوئی اختیار نہیں ہے ۔ نہ ہی اس کا یہ مطلب سمجھنا چاہیئے ۔ کہ یہ حیدرآبادی وفد توڑ دیا گیا ہے ۔ مسٹر شیام سندر اور دیگر اراکین وفد پیرس میں ہی مقیم ہیں ۔ اور حسب سابق ریاست کی نمائندگی کر رہے ہیں ۔

ایڈیٹر : روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی ۔ پرنٹر و پبلشر عبد الحمید بی اے ایل ایل بی نے گیلانی الیکٹرک پریس ہسپتال روڈ لاہور سے چھپوا کر میکلگن روڈ لاہور سے شائع کیا ۔

روزنامہ الفضل
۱۳ اکتوبر ۱۹۴۸ء

برطانیہ کی ذمہ داری

لندن میں برطانوی دولت مشترکہ کی کانفرنس شروع ہوگئی ہے۔ اس کانفرنس کی غرض وغایت جہاں تک معلوم ہو سکی ہے یہی معلوم ہوتی ہے۔ کہ برطانیہ اپنے حلقہ اثر کے ممالک کو زیادہ مربوط کرنا چاہتا ہے۔ اور آنے والے طوفان کے مقابلہ میں اپنی طاقت کو ایک محاذ پر مجتمع کرنا چاہتا ہے۔

ہندوستان اور پاکستان کو آزادی دیکر برطانیہ کی دولت مشترکہ کے متعلق نظریہ بدل گیا ہے اس سے پہلے دولت مشترکہ میں صرف ایسے ممالک شامل تھے۔ جنکو نسلی لحاظ سے برطانیہ کے ساتھ تعلق حاصل تھا۔ اور وہ ممالک اگرچہ اپنی اپنی جگہ آزاد ہیں۔ مگر برطانیہ کو ان کے الگ ہو جانے کا کبھی خیال نہیں آسکتا۔ کیونکہ وہ دراصل برطانیہ کا جزو ہیں۔ اور جب کبھی برطانیہ کو کسی مہم میں حصہ لینا پڑتا ہے۔ وہ بھی اسی طرح متاثر ہوتے ہیں جس طرح کہ برطانیہ۔ جنوبی افریقہ کی یونین آسٹریلیا۔ کناڈا ایسی نو آبادیات ہیں جو کہ حقیقی طور پر انگلستان کے بادشاہ کو اپنا بادشاہ تصور کرتی ہیں۔ اور اسکی وفاداری کا اسی طرح دم بھرتی ہیں۔ جس طرح کہ انگلستان کا کوئی باشندہ ایسی آبادیات کے متعلق تو برطانیہ کو اپنے ساتھ رکھنے کے لئے کسی زحمت کی ضرورت نہیں۔

پاکستان اور ہندوستان کی آزادی کے بعد دولت مشترکہ کے حلقہ کو وسیع تر کرنے کے لئے ضروری تھا کہ اس اصطلاح کے معانی میں وسعت پیدا کی جائے۔ کیونکہ یہ اغلب نظر آتا تھا۔ کہ پاکستان اور ہندوستان کو چونکہ برطانیہ کے ساتھ نسلی اور لسانی تعلق نہیں۔ اس لئے یہ ممالک بادشاہ کی وفاداری کو قدرتاً پسند نہیں کرینگے دولت مشترکہ کا اس طرح حلقہ وسیع کرنے سے برطانیہ کے پیش نظر ایک یہ بھی فائدہ ہے۔ کہ اس طرح بہت سے دیگر ممالک بھی اپنا مفاد کے پیش نظر دولت مشترکہ میں شامل ہو سکینگے اور اس طرح برطانیہ کا اثر پہلے کی نسبت بھی کہیں بڑھ جائے گا۔ اور اسکی دفاعی قوت میں اضافہ ہو جائے گا۔

اس طرح دولت مشترکہ دو گروہوں میں تقسیم ہو جائیگی۔ ایک تو وہ ممالک جو انگلستان کے بادشاہ کے وفادار رہیں گے۔ اور دوسرے وہ ممالک جو بادشاہ کی وفاداری کے لئے مکلف نہ ہوں گے۔ بلکہ محض ان مشترکہ فوائد کے لئے اس میں شامل ہوں گے۔ جو ان کو اپنی ہستی کے قائم رکھنے کے لئے ایک مؤثر اور طاقتور ممالک کے گروپ میں شمولیت کی وجہ سے حاصل ہونگے یہ فوائد دفاع اور اقتصادی معاملات کے علاوہ بعض اور باتوں پر بھی مشتمل ہوں گے۔ جن کا ابتدائی ڈھانچہ تو شاید اسی کانفرنس میں تیار کر لیا جائے گا۔ مگر ان کی تفصیلات وقتاً فوقتاً حالات کے مطابق بعد میں منعقد ہونے والی کانفرنسوں میں طے ہوتی رہیں گی۔

ظاہر ہے کہ ایسا اتحاد ممالک کی نوعیت عام اتحادات کی نوعیت سے بہت مختلف ہے۔ اور اسکی کامیابی کے لئے نہایت ضروری ہے۔ کہ جو ممالک دولت مشترکہ میں شامل ہوں ان کے باہمی تعلقات بھی نہایت خوشگوار ہوں۔ اور برطانیہ چونکہ اس اتحاد کا مرکز ہوگا۔ اس لئے یہ اس کا فرض اولین ہوگا۔ کہ دولت مشترکہ کے تمام ممالک کے درمیان تعلقاتی توازن کو قائم رکھے کہنے کو تو یہ درست ہے کہ اس اتحاد میں شامل ہونے والے ممالک اپنی اپنی جگہ آزاد ہوں گے۔ اور برطانیہ کو ان پر کسی قسم کی فوقیت حاصل نہ ہوگی۔ مگر اس حقیقت سے بھی چشم پوشی نہیں کی جاسکتی۔ کہ اس دائرہ کا مرکز دراصل برطانیہ ہی ہوگا۔ اور وہی مختلف ممالک میں تعلقات کا توازن رکھنے کا بھی ذمہ دار ہوگا۔ خواہ مشترکہ ممالک کی نمائندگی کی طرف کی ایک انجمن بھی بنائی جائے۔ جس میں ان ممالک کے باہمی تنازعات کا تصفیہ کیا جایا کرے۔ اس صورت میں بھی یہ یقینی امر ہے۔ کہ برطانیہ کا اثر بہرصورت فیصلہ کن ہوا کرے گا اس لئے جہاں اس اتحاد سے برطانیہ کو اپنے ذاتی نقطہ نظر سے بہت فائدہ حاصل ہوگا۔ وہاں یہ بات بھی واضح ہے کہ اگر برطانیہ مختلف ممالک میں اپنی کسی ذاتی غرض کے مدنظر توازن قائم رکھنے سے گریز کرے گا۔ تو یہ اتحاد زیادہ دیر تک قائم نہیں رہ سکے گا۔ اور جن ممالک کو ذرا بھی اختلاف ہوگا۔ وہ اپنا مفاد کسی اور طرف تلاش کر لیں گے۔ خاصکر وہ ممالک جن کو برطانیہ سے نسلی یا لسانی تعلق نہیں ہے۔

کو اسے برطانیہ کے فرائض جہاں نہایت اہم ہیں وہاں نہایت مشکل بھی ہیں۔ اگر برطانیہ عدل و انصاف کو مدنظر رکھے گا۔ تو یقیناً دولت مشترکہ کا یہ خواب ایک حقیقت بن سکتا ہے۔ آج دنیا میں کوئی قوم ویسی نہیں۔ جو اپنے مفاد کی حفاظت سے غافل ہو۔ اور اپنے ساتھ بے انصافی کو دیر تک برداشت کرتی چلی جائے۔

کپڑا

چنیوٹ میں ایک تقریر کے دوران میں مغربی پنجاب کے وزیر سول سپلائی سردار عبدالحمید نے اس بات پر بھی زور دیا ہے۔ کہ دیہاتیوں کو چاہیئے۔ کہ وہ اپنی ضروریات کے لئے کپڑا خود تیار کریں۔

پاکستان میں اگرچہ کپاس بہت ہوتی ہے۔ لیکن یہاں کپڑا بننے کی ملیں نہ ہونے کے برابر ہیں۔ اس لئے اچھا کپڑا تو الگ رہا موٹا جھوٹا کپڑا بھی اسکو دوسرے ممالک سے خریدنا پڑتا ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ پاکستان کا بہت سا روپیہ اس ضرورت کو پورا کرنے کے لئے خرچ ہو جاتا ہے۔ یہ ملک ابھی بہت غریب ہے۔ اس لئے اس کے شہریوں کو چاہیئے کہ جہاں تک ہو سکے کفایت شعاری اور سادگی سے زندگی بسر کریں۔ اور حتی الوسع اپنی ضروریات خود مہیا کرنے کی کوشش کریں۔

پچھلے دنوں یہ بات اخبارات میں آئی تھی کہ خود قائد اعظم اور دیگر عمائدین حکومت کھدر پہننے کی تحریک میں دلچسپی لے رہے ہیں۔ لیکن افسوس ہے کہ اس تحریک میں کوئی خاطر خواہ ترقی تا حال دیکھنے میں نہیں آئی۔ ہمارا تو خیال ہے۔ کہ یہ صرف دیہاتیوں کا ہی واجب نہیں ہے۔ کہ وہ کپڑے کی ضرورت خود پوری کریں۔ بلکہ شہروں کے رہنے والوں کو بھی چاہیئے کہ حتی الوسع غیر ملکی کپڑے استعمال میں نہ لائیں۔ اور کھدر کا استعمال زیادہ سے زیادہ کریں۔ اور جہاں تک ہو سکے ملک کی دولت کو باہر نہ جانے دیں۔ اگر آج ہی ہمارے لوگ اس تجویز پر عمل شروع کر دیں۔ تو یقیناً ملک کی کپڑے کی نصف سے زیادہ ضرورت کا مسئلہ حل ہو جاتا ہے۔ اور ملک کا بہت سا روپیہ بچ سکتا ہے۔

کوئی ملک ترقی نہیں کرسکتا۔ اور نہ اپنی آزادی قائم رکھ سکتا ہے۔ جب تک اس کے باشندے قربانیاں نہ کریں۔ کھدر کا استعمال تو ملک و قوم کے لئے کوئی اتنی قربانی بھی نہیں۔ بلکہ خود اپنے ہی نفع کی بات ہے۔ جتنا روپیہ آپ کپڑے کے خرچ سے بچا سکیں گے۔ اتنا ہی آپ کی ذات کے لئے مفید ہوگا۔ ہمیں امید ہے کہ وزیر صاحب کی یہ اپیل بے اثر نہ رہے گی۔ اور عوام گھریلو کپڑے سے اپنی ضروریات پوری کرنے کی کوشش کریں گے۔

مرکز پاکستان ربوہ اور تحریک جدید

تحریک جدید اور صدر انجمن احمدیہ کے دفاتر لاہور سے تبدیل ہو رہے ہیں۔ اور اپنے مرکز پاکستان ربوہ ([illegible]) تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ میں کھل رہے ہیں۔ چنانچہ وکیل المال تحریک جدید کے دفتر ربوہ میں اپنا تحریک جدید کا مالی دفتر باقاعدہ کھول دیا ہے۔ اور کاروبار شروع کر دیا ہے۔ تمام احمدی جماعتوں اور براہ راست وعدہ کرنے والے احباب کو چاہیئے۔ کہ جن کے ذمہ تحریک جدید کے دفتر اول کے چودھویں سال یا دفتر دوم کے سال چہارم کی سالم وعدہ کی رقم یا اس کا کوئی حصہ قابل ادا ہے۔ تو وہ جناب صاحب صدر انجمن احمدیہ چنیوٹ ضلع جھنگ کے پتہ سے بذریعہ منی آرڈرز۔ بیمہ ڈرافٹ۔ چیک اور پوسٹل آرڈرز کے ارسال فرمائیں۔ اور ساتھ ہی یہ بھی کہ باقاعدہ چندوں کی تفصیل بھی لکھیں۔ تا ان کا روپیہ جناب صاحب موصوف وصول کرتے ہی داخل خزانہ کر کے باقاعدہ رسید جاری کر سکیں۔ مگر تحریک جدید کی مالی خط و کتابت اور رجسٹری یا تاریں وکیل المال تحریک جدید ربوہ تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ کے پتہ پر ارسال فرماویں۔

ربوہ تحصیل چنیوٹ سے دفتر وکیل المال تحریک جدید عہدہ داران کو دفتر اول و دفتر دوم کے وعدوں اور وصولی کی اطلاع کر کے توجہ دلا رہا ہے۔ کہ احباب کرام اس پر فوری توجہ فرما کر اپنے وعدے جلد سے جلد اول فرصت میں سو فی صدی پورے کریں۔ کیونکہ اب صرف پونے دو ماہ کا عرصہ وعدوں کے پورا کرنے میں رہ گیا ہے۔ ۳۰ نومبر ۱۹۴۸ء اس سال کے وعدے پورے کرنے کی آخری میعاد ہے۔ چاہیئے کہ ہر شخص اس میعاد سے قبل وعدہ پورا کرے۔ تا وہ وعدہ پورا کرنے میں آخری آدمی نہ بنے۔ اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ (وکیل المال تحریک جدید ربوہ تحصیل چنیوٹ)

اعلان تعطیل!

حسب معمول یوم حج اور عید الضحیٰ کی تعطیل کی وجہ سے ۱۴ اور ۱۵ اکتوبر کا الفضل شائع نہیں ہوگا۔ قارئین مطلع رہیں۔ (مینیجر)

ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق مینیجر الفضل سے خط و کتابت کریں نہ کہ ایڈیٹر سے۔ (ایڈیٹر)

ملفوظات حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

شرک کی وجہ

جب انسان کا اللہ تعالیٰ سے تعلق کمزور ہو جاتا ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کا قائمقام بنا لیتا ہے

فرمودہ ۲۸ ستمبر ۱۹۴۸ء بعد نماز مغرب

بمقام رتن باغ لاہور

مرتبہ:- مولوی سلطان احمد صاحب پیر کوٹی

فرمایا:- اللہ تعالیٰ نے انسان کو ایک مرکب القویٰ چیز بنایا ہے۔ اس کی ذمہ داریاں جو اس پر اپنے مقاصد اور فرائض کو پورا کرنے کے متعلق عائد ہوتی ہیں۔ وہ اتنی نوعیتوں کی ہوتی ہیں۔ کہ ان کا اندازہ نہیں لگایا جا سکتا اور کامیاب انسانی زندگی اسی وقت ہوتی ہے۔ جب وہ اپنے فرائض اور ذمہ داری کے مختلف پہلوؤں کو مدنظر رکھے۔ اور خدا تعالیٰ کے منشاء کے مطابق عمل کرے۔ لیکن بدقسمتی کی وجہ سے ایک لمبے عرصے تک

غلامی کی زندگی

بسر کرنے کی وجہ سے ہماری توجہ اپنی ذمہ داریوں کی طرف سے ہٹ گئی ہے۔ اور ہم ان کی اہمیت اور وسائل کے مطابق کام کرنا بالکل بھول گئے ہیں۔ اور ان کی طرف صحیح توجہ نہیں دیتے۔

ہماری جماعت میں جو لوگ داخل ہوتے ہیں۔ وہ احمدیت کے متعلق اتنا ہی سمجھتے ہیں جتنا وہ سمجھ کر اس میں داخل ہوتے ہیں۔ اور جو کچھ وہ سمجھ لیتے ہیں۔ اسی لکیر کے فقیر بنے رہتے ہیں۔ وہ یہ نہیں سمجھتے۔ کہ عقائد میں غلطیاں کیوں پیدا ہو جاتی ہیں۔ آخر عقائد میں جو غلطیاں پیدا ہو جاتی ہیں وہ کسی وجہ سے ہوتی ہیں۔ مثلاً مسلمانوں میں حیات مسیح کا مسئلہ آیا۔ قرآن کریم میں لکھا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو گئے ہیں۔ مگر مسلمان کہتے رہے۔ کہ آپ زندہ ہیں۔ یہ تعلیم کیوں الٹ گئی۔ مسلمانوں کو کیا ہوا کہ انہوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو زندہ کہنا شروع کر دیا ہے۔

یہ تغیر

نہ تو ایک دن میں پیدا ہو سکتا ہے۔ اور نہ بلا وجہ ہو سکتا ہے۔ یا قرآن کریم کہتا ہے کہ مسلمانوں میں روحانیت قائم رکھنے کے لئے اللہ تعالیٰ کا کلام ان میں جاری رہے گا۔ خدا تعالیٰ کا تعلق ان سے دوستانہ ہوگا۔ جس طرح دو انسانوں کی آپس میں دوستی ہوتی ہے۔ اور ان کے درمیان خط و کتابت ہوتی ہے۔ اسی طرح خدا تعالیٰ اور انسان کے درمیان جب دوستانہ تعلق پیدا ہو جاتا ہے۔ تو ان کے درمیان بھی اسی طرح خط و کتابت ہوتی ہے۔ خدا تعالیٰ کی طرف سے بندے کو جو وحی اور الہام ہوتا ہے۔ اس کا کیا مطلب ہے۔ یہ خط و کتابت ہی تو ہے۔ ایک دوست جب دوسرے دوست کو خط لکھتا ہے۔ اس میں وہ لکھتا ہے کہ میں خیریت سے ہوں اور تمہاری خیریت خداوند کریم سے نیک مطلوب ہے۔ کوئی اہم واقعہ ہوتا ہے۔ تو اسکی اطلاع ہوتی ہے۔ بچہ پیدا ہوا ہے یا پیدا ہونے والا ہے تو اسکی اطلاع ہوتی ہے۔ یا بچے نے کوئی امتحان دیا ہے تو اسکی خبر ہوتی ہے۔ اور اسے لکھا جاتا ہے۔ کہ تم بھی اس کی کامیابی کے لئے دعا کرو۔ یا پھر شہر کے حالات لکھے جاتے ہیں۔ مثلاً لکھا جاتا ہے کہ شہر میں بڑی تنگی ہے۔ غلہ اور شکر کی کمی ہے۔ اور خط لکھنے والا اپنے دوست اور مکتوب الیہ سے یہ امید رکھتا ہے۔ کہ وہ بھی اسے

اپنے اور اپنے شہر

کے حالات لکھے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ اور بندے کے درمیان جب دوستانہ تعلقات ہو جاتے ہیں تو ان کے درمیان بھی خط و کتابت ہوتی ہے الہام اور وحی کیا ہے۔ یہ وہی خط و کتابت ہے۔ جو خدا تعالیٰ اور بندے کے درمیان ہوتی ہے جب انسان خدا تعالیٰ کا دوست بن جاتا ہے۔ تو پھر وہ اسے خط بھیجتا ہے۔ مگر خدا تعالیٰ کے خطوط اور بندے کے خطوط میں یہ فرق ہوتا ہے کہ انسان تو صرف اپنے اور اپنے شہر کے حالات جانتا ہے۔ مثلاً ایک دوست لاہور سے اپنے لائل پور میں رہنے والے دوست کو خط لکھتا ہے۔ اور اسے اطلاع دیتا ہے۔ کہ لاہور کے یہ حالات ہیں اور اس سے امید کرتا ہے۔ کہ وہ بھی اسے لائل پور کے حالات لکھے۔ لیکن انسانی خط و کتابت اور خدائی خط و کتابت میں یہ فرق ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ مکتوب الیہ کا حال بھی اس سے زیادہ جانتا ہے اس لئے وہ اپنے بندے کو اس کے حالات سے بھی اطلاع دیتا ہے۔ مثلاً خدا تعالیٰ بندے کو اطلاع دیتا ہے۔ کہ تمہارے ہاں لڑکا پیدا ہوگا۔ اب دیکھو لڑکا تو اس کے ہاں پیدا ہونا تھا۔ لیکن اس کی اطلاع خدا تعالیٰ کی طرف سے آتی ہے۔ آخر خدا تعالیٰ کی خط و کتابت کے لئے کوئی مضمون تو چاہیئے

خدا تعالیٰ کی خط و کتابت

کا طریق نرالا ہے۔ وہ اپنی طرف کا حال بھی جانتا ہے۔ اور بندے کی طرف کا حال بھی جانتا ہے۔ یا مثلاً یہ ہوتا ہے۔ کہ چونکہ اللہ تعالیٰ کو اپنے بندے کی خیریت اور بھلائی منظور ہوتی ہے۔ اس لئے وہ اسے اطلاع دیتا ہے۔ کہ اے میرے بندے تمہارے شہر میں ہیضہ پھیلنے والا ہے تو دیکھو خبر تو خدا تعالیٰ کی طرف سے آتی ہے۔ لیکن ہوتی یہاں کی ہے۔ خدا تعالیٰ اپنے ملک کی خبر بندے کو اس لئے نہیں دیتا کیونکہ بندہ اسے جانتا ہی نہیں۔ اسے تو اپنے ملک کا ہی پتہ ہے۔ اس ملک کا تو یہ قیاس بھی نہیں کر سکتا۔ لیکن بعض دفعہ اسے اس ملک کے حالات کے متعلق بھی خط آ جاتا ہے مثلاً خدا تعالیٰ اسے کوئی مردہ دکھا دیتا ہے۔ یا لکھ دیتا ہے کہ فلاں تم کو سلام کہتا ہے۔ یہ بھی ہوتا ہے۔ لیکن بالعموم خدا تعالیٰ کی خط و کتابت میں وہی حالات لکھے جاتے ہیں۔ جو اس ملک کے ہوتے ہیں۔

یہ خط و کتابت اس وقت ہوتی ہے۔ جب خدا تعالیٰ کے تعلقات اپنے بندے سے دوستانہ ہو جاتے ہیں۔ جیسے ایک انسان دوسرے کو اس وقت ہی خط لکھتا ہے۔ اور اسے اپنی خیریت سے اطلاع دیتا ہے۔ جب اس کے اس سے دوستانہ تعلقات ہوں۔ بندے کا خط

دعا اور نماز

ہے۔ اور خدا تعالیٰ کا خط وحی اور الہام ہے۔ اور یہ ہمیشہ کے لئے جاری ہے۔ اسی لئے رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم فرماتے ہیں۔ نماز کیا ہے مناجات ہے۔ یہ بندے اور خدا تعالیٰ کی آپس میں گفتگو ہے۔ جیسے کہتے ہیں المکتوب نصف الملاقات خط و کتابت بھی نصف ملاقات ہوتی ہے۔ مناجات کا لفظ بھی انہی معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔ جس طرح ایک دوست اپنے دوست کو خط لکھتا ہے کہ میرا یہ حال ہے یہاں کپڑا نہیں ملتا۔ تم مجھے کپڑا بھجوا دو۔ اسی طرح ایک بندہ خدا تعالیٰ کو لکھتا ہے کہ ہمارے ملک میں ادھر یا الصراط المستقیم والی ہدایت نہیں ملتی۔ تو مجھے وہ ہدایت بھیج دے۔ یا بندہ لکھتا ہے کہ اے خدا تو نے فلاں شخص پر مثلاً موسیٰ اور عیسیٰ علیہما السلام پر اپنی رحمتیں بھیجیں اور انکو اپنے انعامات سے نوازا۔ اے خدا یہ

انعمت علیھم والے انعامات

میری طرف بھی بھیج۔ پھر اے خدا ابوجہل پر تو نے اپنا عذاب اور غضب نازل فرمایا تھا۔ مجھے اس سے ڈر لگتا ہے۔ میں اس سے گھبراتا ہوں۔ اے خدا تو اسے مجھ سے پرے ہی رکھیو۔ پھر میں دیکھتا ہوں کہ لوگ گمراہ ہو گئے ہیں۔ اور وہ تیرے صراط مستقیم سے پھر گئے ہیں۔ اے خدا تو مجھے ان میں سے نہ بنائیو۔

بندے کے تعلقات جب خدا تعالیٰ سے دوستانہ ہو جاتے ہیں۔ تو وہ ضرور اسے خط لکھتا ہے۔ بندے کے خط کے جواب میں وہ اسے وحی اور الہام کرتا ہے جس طرح اس دنیا میں خط اسی کو لکھا جاتا ہے جس سے دوستانہ تعلقات ہوں۔ اسی طرح جب تک بندے کے تعلقات خدا تعالیٰ سے دوستانہ نہیں ہو جاتے۔ وہ اسے خط نہیں لکھتا۔ اس کی مثال ایسی ہی ہے۔ جیسے کوئی شخص گورنمنٹ کے پاس ایک درخواست بھجوا دیتا ہے۔ تو یہ ضروری نہیں کہ گورنمنٹ اس درخواست کا جواب دے یا جس طرح لوگ بعض افسران کے متعلق گورنمنٹ کے پاس شکوہ کر دیتے ہیں۔ تو یہ ضروری نہیں ہوتا۔ کہ گورنمنٹ ان کے شکوہ کا انہیں جواب دے۔ بعض دفعہ وہ اپنے افسران کو مناسب ہدایات دے دیتی ہے۔ لیکن جس شخص کے تعلقات اس سے دوستانہ ہوتے ہیں۔ اسے اس کے شکوے کا جواب بھی مل جاتا ہے۔

اب دیکھنا یہ ہے کہ ان چیزوں سے مسلمانوں کی رغبت کیوں ہٹ گئی ہے۔ وحی و الہام تو مسلمانوں میں روز کا چرچا تھا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کو الہام ہوتے تھے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ہر روز مجلس میں بیٹھ جاتے۔ اور صحابہ سے پوچھتے کہ کیا کسی کو الہام ہوا ہے۔ یا کوئی

خواب یا رویا

کسی نے دیکھی ہے تو وہ بتائے۔ روزانہ کوئی نہ کوئی صحابی اپنا الہام وغیرہ بیان کرتا۔ ہر روز تو کسی کو الہام نہیں ہوتا تھا کبھی کسی کو ہو جاتا تھا۔ اور کبھی کسی کو ہو جاتا تھا۔ جیسے انسان ہے۔ جب تعلقات زیادہ گہرے ہو جاتے ہیں۔ تو وہ دوسرے سے کہتا ہے۔ کیا تمہیں فلاں کی چٹھی آئی ہے۔ وہ کہتا ہے ہاں آئی ہے۔ تو وہ آگے سے کہتا ہے اگر تمہیں کوئی چٹھی آئی ہے۔ تو مجھے بھی سناؤ یہی حال رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا تھا۔ آپ بھی صحابہ سے پوچھا کرتے کہ کیا کسی کو الہام ہوا ہے۔ اگر ہوا ہو تو ہمیں بھی بتاؤ اگر ایک صحابی کہہ دیتا کہ مجھے آج کوئی الہام نہیں ہوا۔ تو دوسرا کہہ دیتا مجھے ہوا ہے۔ اور وہ اپنا الہام دوسرے صحابہ کو سنا دیتا یہ روز مرہ کی چیز تھی۔ پھر ہر زمانہ میں اولیاء اللہ [illegible]

اور ان مدارج کے مطابق اللہ تعالےٰ کی طرف سے انہیں اطلاع ملتی رہی ہے۔ لیکن مسلمان اسے کیوں بھول گئے ہیں۔ لازمی طور پر کوئی بات ہے کوئی چیز یونہی تو نہیں ہو جاتی۔ مسلمانوں کے دلوں سے اس کا خیال بالکل ہی نکل گیا ہے ہر ایک چیز کا کوئی نہ کوئی سبب ہوتا ہے۔ آخر خدا تعالےٰ نے یونہی تو اپنے بندوں کو نہیں چھوڑ دیا۔ نہ بندے یونہی خدا تعالےٰ کو بھول گئے ہیں۔ اس کا کوئی نہ کوئی سبب ہونا چاہیئے۔ اس تغیر کا کوئی نہ کوئی باعث نظر آنا چاہیئے۔ یہ آپ ہی آپ کیسے ہو گیا۔ کوئی کام بلا سبب نہیں ہوتا۔ ہم بھی دیکھتے ہیں کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام فوت ہو گئے ہیں مسلمان ان کو زندہ کیوں مانتے ہیں صاف نظر آتا ہے کہ جب مسلمان سست ہو گئے۔ اور ان میں بدعملیاں شروع ہو گئیں۔ خدا تعالےٰ سے ان کے تعلقات کمزور ہو گئے تو انہیں خدا تعالےٰ سے جو امیدیں تھیں وہ سب جاتی رہیں۔ لیکن جو انعامات انہیں پہلے ملا کرتے تھے۔ ان کی طرف سے وہ بالکل آنکھ بند تو نہیں کر سکتے تھے۔ اس لئے انہوں نے

نئی امیدیں

باندھنی شروع کر دیں۔ جب بندے کا خدا تعالےٰ سے تعلق کمزور ہو جاتا ہے تو وہ ضرور کوئی نہ کوئی اور امیدگاہ بنا لیتا ہے۔ اسی طرح شرک کی ابتداء ہوتی ہے۔ شرک یونہی پیدا نہیں ہو جاتا۔ جیسے چھوٹی چھوٹی لڑکیاں ہوتی ہیں۔ ان کے ہاں اولاد نہیں ہو سکتی۔ نہ ان کی شادی ہوئی ہوتی ہے اور نہ ہو سکتی ہے اور نہ ان کے ہاں اولاد پیدا ہو سکتی ہے۔ لیکن فطرت نے ان کے اندر اولاد پیدا کرنے کی خواہش پیدا کی ہے اس لئے وہ گڑیا بنا لیتی ہیں۔ اور اسے اپنی بچی کہتی ہیں۔ وہ اپنی ماؤں کو اپنے بچوں سے پیار کرتے ہوئے ہر روز دیکھتی ہیں۔ اور چونکہ ان کے اندر بھی یہ جذبہ ہے کہ ان کے ہاں اولاد ہو۔ اس لئے وہ گڑیا بنا لیتی ہیں۔ اور اپنے جذبات کو اس پر پورا کر لیتی ہیں۔ اسی طرح جب انسان کا اللہ تعالےٰ سے تعلق کمزور ہو جاتا ہے۔ تو وہ اس کی جگہ کوئی اور چیز بنا لیتا ہے۔ اور اپنے جذبات اس پر پورے کر لیتا ہے۔ یا عورتوں میں مساحقہ کا عیب ہوتا ہے۔ یا مردوں میں دوسرے گند ہوتے ہیں وہ غیر طبعی طریقہ سے اپنے جذبات کو پورا کرتے ہیں۔ اسی طرح بندہ جب دیکھتا ہے کہ اس کا خدا تعالےٰ سے تعلق کم ہو گیا ہے تو وہ بھی

غیر طبعی طریقہ

سے اپنے جذبات کو پورا کرنے کی کوشش کرتا ہے وہ بزرگوں اور ان کی قبروں کی طرف متوجہ ہو جاتا ہے۔ جس سے وہ اپنی ہوس کو پورا کرتا ہے۔ جب وہ دیکھتا ہے کہ خدا تعالےٰ سے تو میرے تعلقات کمزور ہو گئے ہیں تو وہ کہہ دیتا ہے عیسےٰ علیہ السلام آئیں گے۔ اور اس کی مشکلات کو آسان کر دیں گے

غرض جب کسی قوم میں سے بیداری چلی جاتی ہے ایمان مٹ جاتا ہے۔ اس میں سستی اور غفلت پیدا ہو جاتی ہے۔ جب انسان دیکھتا ہے کہ اس کے خدا تعالےٰ سے تعلقات کمزور ہو چکے ہیں۔ تو وہ اپنے جذبات کو پورا کرنے کے لئے کوئی اور چیز اپنے سامنے رکھ لیتا ہے کوئی کہتا ہے فلاں درخت کے ساتھ تعویذ باندھ دو تو خدا تعالےٰ مل جائے گا یا فلاں بھوت کی کچھ نذر کر دو تو خدا تعالےٰ مل جائے گا۔ یا کوئی کہہ دیتا ہے گیارھویں والے کی خیرات دو۔ بہرحال وہ کوئی نہ کوئی چیز خدا تعالےٰ کی قائمقام بنا لیتا ہے۔ جیسے ایک بچی اپنے جذبات کو پورا کرنے کے لئے ایک گڑیا بنا لیتی ہے۔ یا ایک فاحشہ عورت اور وہ عورت جو بیوہ ہو جاتی ہے۔ اور اس کے ورثاء اس کا دوبارہ نکاح نہیں کرتے اپنے جذبات کو پورا کرنے کے لئے اپنا دوسرا ساتھی تجویز کر لیتی ہیں۔ اسی طرح جب بندے کا خدا تعالےٰ سے تعلق کمزور ہو جاتا ہے اور وہ بدعملیوں میں پڑ جاتا ہے تو وہ خدا تعالےٰ کا کوئی نہ کوئی قائمقام بنا لیتا ہے اسی رنگ میں شرک پیدا ہوتا ہے۔ لیکن سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ مسلمانوں نے حضرت عیسےٰ علیہ السلام کو خدا تعالےٰ کا قائمقام کیوں بنایا یہ اس لئے ہوا کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے دوبارہ آنے کی پہلی کتابوں میں خبر تھی۔ اور انہیں یہ ایک دلیل مل گئی۔ جب انہوں نے دیکھا کہ ہم گر رہے ہیں تو انہوں نے دوسرے لوگوں کے اس اعتراض سے بچنے کے لئے کہ خدا تعالےٰ ان سے ناراض ہو گیا ہے یہ عقیدہ بنا لیا۔ گویا ایک طرف لوگوں کی ناراضگی سے بچنے کے لئے یہ کہہ دیا کہ جو ہم کہتے ہیں وہ جھوٹ نہیں عیسےٰ علیہ السلام آئیں گے اور وہ

ہماری مشکلات

کو دور کریں گے۔ دوسری طرف ان کے اندر خدا تعالےٰ سے تعلقات کے کم ہو جانے کی وجہ سے جو خلش تھی اس کو دور کرنے کا ذریعہ عیسےٰ علیہ السلام کو بنا لیا۔

ہندو بھابھڑے جو گوشت بالکل نہیں کھاتے وہ بڑیوں کا نام بوٹیاں رکھ لیتے ہیں بڑیاں۔ ماش کی دال وغیرہ کی ہوتی ہیں۔ مگر ان کے اندر جو گوشت کھانے کی ہوس ہوتی ہے اس کو پورا کرنے کے بڑیوں کا نام ہی بوٹیاں رکھ لیتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرمایا کرتے تھے کہ کوئی بھابھڑا تھا۔ وہ گوشت نہیں کھاتا تھا لیکن اسے زبان کا چسکا تھا۔ وہ کسی باورچی کو مستقل طور پر نہیں رکھتا تھا تھوڑے تھوڑے عرصہ کے بعد وہ پہلے باورچیوں کو نکال دیتا تھا۔ اور دوسرا باورچی رکھ لیتا تھا۔ چند دن نیا ہاتھ اچھا لگتا۔ تو وہ اس کی تعریف کرتا۔ پھر کہتا تو بڑا بے ایمان ہے تجھے کھانا پکانا نہیں آتا۔ تو بدتمیز اور کام کرنا نہیں چاہتا۔ دراصل روزانہ ایک ہی قسم کی دال پکا کرتی تھی باورچی کیا کرتا۔ وہ پہلے باورچی کو نکال کر دوسرا آدمی رکھ لیتا۔ اور چند دن کے بعد اس کو بھی نکال دیتا۔ اسی طرح وہ دوسرے تیسرے چوتھے باورچی کے ساتھ کرتا۔ آخر اسے ایک ہوشیار باورچی مل گیا۔ اس نے یہ سمجھ لیا کہ اسے زبان کا چسکہ ہے۔ بگی گوشت کے بغیر

کھانے میں تنوع

پیدا نہیں ہو سکتا اسے ایک ترکیب سوجھی۔ وہ روزانہ کچھ گوشت منگوا لیتا۔ اور اس کی یخنی نکال لیتا۔ اور اس میں دال کو پکا لیتا۔ اس بھابھڑے نے کہا باورچی تو مجھے اب ملا ہے۔ پہلے باورچی تو بے ایمان تھے۔ کام نہیں کرتے تھے۔ حرام خور تھے شرارت کرتے تھے بھلا تمہارا کھانا کیوں برا نہیں ہوتا ایک دن وہ بھابھڑا جوش میں آکر کہنے لگا کہ آج میں باورچی خانہ میں بیٹھ کر کھانا کھاؤں گا باورچی نے یخنی رکھی تھی۔ اور اس نے دال کو اس میں پکانا تھا۔ وہ اب کیا کرتا۔ اس نے کئی بہانے بنائے اور کہا صاحب یہاں دھوؤں سے کھانے کا کوئی مزہ نہیں آئے گا۔ آپ اندر تشریف لے جائیے۔ میز کرسی پر بیٹھئے میں وہیں ہی کھانا لے آتا ہوں۔ لیکن اس بھابھڑے نے کہا میں نے آج یہی فیصلہ کیا ہے کہ خواہ کچھ ہو میں باورچی خانے میں ہی بیٹھ کر کھانا کھاؤں گا۔ جب باورچی نے دیکھا کہ وہ یہاں بیٹھ کر ہی کھانا کھانے پر مصر ہے تو اس نے بڑی ہوشیاری کے ساتھ ڈھکنے کو پیچھے ہٹایا۔ اور ذرا سا سوراخ کر کے یخنی نکالی۔ بدقسمتی سے یا اسے خوش قسمتی سمجھ لو جیسا کہ بعد میں اس کا نتیجہ نکلا۔ وہ بوٹی کو خوب گلاتا تھا۔ تا اس کا سارا رس نکل جائے۔ یخنی ڈالتے ڈالتے کوئی نہ کوئی بوٹی سوراخ میں پھنس جاتی۔ اور وہ اسے پھونک مار مار کر ہٹاتا۔ وہ بڑی گھبراہٹ میں تھا۔ مالک سمجھ گیا کہ باورچی بند رہ بیس دن سے اسے گوشت کھلا رہا ہے۔ اسے چونکہ عادت پڑ گئی تھی وہ اسے اب چھوڑ نہیں سکتا تھا۔ اس نے سمجھا کہ اب اسے چھپانے کی کوئی ضرورت نہیں چنانچہ وہ باورچی سے کہنے لگا۔ جیہڑی آپے آؤندی اے او نہوں آن دے۔ یعنے جو خود بخود آتی ہے اسے کیوں روکتے ہو اسے آنے دو۔

غرض لوگ اس قسم کے بہانے بنا لیتے ہیں۔ عذر تلاش کر لیتے ہیں۔ اور جو رستہ بند ہو جاتا ہے۔ اس کا کوئی نہ کوئی بدل تلاش کر لیا جاتا ہے۔

مثنوی مولانا رومؒ

میں لکھا ہے کہ کوئی امیر آدمی غریب ہو گیا لیکن وہ اپنی خودی اور عزت نفس کو قائم رکھنے کے لئے اپنی غربت کو ظاہر نہیں ہونے دیتا تھا۔ اور اپنے دوستوں کو اس بات کا پتہ نہیں لگنے دیتا تھا کہ اسے مالی نقصان ہو رہا ہے۔ جب دوستوں کو اس کی غربت کا علم ہوا تو انہوں نے کہا کہ اگر تم تکلیف میں ہو تو ہم تمہاری مدد کے لئے تیار ہیں۔ اس نے کہا نہیں نہیں میری تجارت خوب چل رہی ہے۔ اور اپنی عزت نفس کو بچانے کے لئے اصل بھید انہیں نہ بتایا۔ یہاں تک کہ اس کی بربادی ہو گئی۔ اور اسے فاقے آنے شروع ہو گئے۔ اس نے دنبے کی چربی کا ایک ٹکڑا خرید لیا اور اسے گھر میں رکھ دیا۔ جب وہ اپنے گھر سے باہر نکلتا تو مونچھوں پر چربی مل لیتا۔ اور دوستوں کے سامنے یہ ظاہر کرتا کہ اس نے آج اتنا مرغن پلاؤ کھایا ہے یا قورمہ کھایا ہے یا کوفتے کھائے ہیں۔ یا کباب ایسے کھائے ہیں کہ مونچھوں پر بھی چربی لگ گئی ہے۔ وہ اپنے دوستوں کے سامنے ہمیشہ لافیں مارتا تھا۔ کہ آج اس نے ایسا کھانا کھایا ہے کہ اس کی مونچھیں بھی چربی کی وجہ سے سخت گئی ہیں

ایک دن وہ اپنے دوستوں کے سامنے یہ بیان کر رہا تھا کہ آج اس نے ایسا مرغن پلاؤ کھایا ہے کہ اس کی مونچھیں بھی چربی کی وجہ سے سخت گئی ہیں کہ اس کا بچہ باہر آیا۔ اور اس نے کہا ابا جی جو چربی آپ مونچھوں کو ملا کرتے تھے وہ چیل لے گئی ہے۔ اس سے اس کے دوستوں کو علم ہو گیا کہ وہ اپنی غربت کو چھپاتا رہا ہے۔ انہوں نے اسے ملامت کی کہ اس نے انہیں کیوں نہیں بتایا۔ اسی طرح انسان

اپنے عیب اور نقص

پر پردہ ڈالنے کیلئے اور دوسرے لوگوں کو دھوکہ

دینے کے لئے کوئی نہ کوئی بہانہ بنا لیتا ہے اور اپنی ہوس کو پورا کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ اس طرح بظاہر تو اسکی عزت قائم ہو جاتی ہے۔ لیکن آہستہ آہستہ وہ غلط عقائد جزو ایمان بن جاتے ہیں۔ اور ان عقائد پر انہیں غیرت بھی آنے لگتی ہے وہ اپنے نفس کو تسلی دینے کے لئے یہ سمجھ لیتے ہیں کہ فلاں بزرگ مر گیا ہے اسکے اللہ تعالیٰ سے دوستانہ تعلقات تھے۔ ہمارے تو اللہ تعالیٰ سے دوستانہ تعلقات نہیں رہے۔ اب اس بزرگ کی قبر پر نیازیں چڑھاؤ۔ اور اسکے ساتھ اپنا تعلق پیدا کرو تا اسکے واسطہ سے ہم اپنا تعلق خدا تعالیٰ سے قائم رکھ سکیں۔ وہ دراصل اپنی کمزوریوں اور عیوب پر پردہ ڈالنے کے لئے ایسا بہانہ بناتے ہیں۔ مگر آہستہ آہستہ انکی اولاد کو اس پر یقین ہو جاتا ہے اور ان کا عقیدہ بن جاتا ہے۔ جیسے

مکڑی اپنا جالا

بنتی ہے۔ اور پھر خود ہی اس میں پھنسنے لگ جاتی ہے۔ اسی طرح پہلے تو انسان اپنی عزت کو قائم رکھنے کے لئے اور دوسرے لوگوں کو دھوکا دینے کیلئے ایک سرسری بات بنا لیتا ہے۔ لیکن بعد میں اسکے بیٹے اور پوتے اس پر پکے ہو جاتے ہیں۔ اور اسے دین کا ایک جزو بنا لیتے ہیں یہ ایک ذریعہ ہوتا ہے۔ شرک کے پیدا ہو جانے کا۔ ورنہ سیدھے سادھے عقائد مٹ کس طرح سکتے ہیں۔

عیسائیت کو دیکھ لو۔ حضرت عیسےٰ علیہ السلام ایک نبی تھے۔ وہ خود توحید کی باتیں کرتے تھے۔ عیسائی دوسرے لوگوں کے مقابلہ میں اسباب پر زور دیتے تھے۔ کہ ہم تم سے اچھے ہیں۔ لیکن آہستہ آہستہ قوم بدلنی شروع ہوئی۔ اور ان میں برائیاں پیدا ہو گئیں۔ دوسرے لوگوں نے ان پر اعتراضات کرنے شروع کر دئیے کہ تم لوگوں میں بھی یہ برائیاں پائی جاتی ہیں۔ اب ان کے لئے مشکل پیدا ہو گئی۔ پہلے تو اسباب پر زور دیا کرتے تھے کہ ہم تم سے اچھے ہیں۔ مگر اب ان کے لئے یہ کہنے کے سوا کوئی چارہ نہ رہا کہ ہم میں برائیاں پائی جاتی ہیں۔ مگر ہمارے سب گناہ تو عیسےٰ علیہ السلام لے کر چلے گئے ہیں۔ پہلے وہ یہاں بیٹھے تھے۔ یہی کہدیتے تھے کہ ہم تم سے اچھے ہیں۔ یہ سنکر کئی لوگ عیسائی ہو گئے۔ ۵۰۰ یا سو سال تک یہ سلسلہ جاری رہا۔ پھر ان کا کیریکٹر گرنا شروع ہوا اور بجائے اس کے کہ وہ اپنی اصلاح کرتے۔ اپنے اخلاق کو درست کرتے۔ انہوں نے

کوئی اور عذر

تلاش کرنا شروع کر دیا۔ اور آخر یہ بہانہ بنا لیا کہ ہمارے گناہ تو عیسےٰ علیہ السلام لے کر چلے گئے ہیں۔ پہلے تو انہوں نے اپنی شرم کو چھپانے کے لئے یہ بہانہ بنایا۔ مگر آہستہ آہستہ ان کی اولاد نے اسکو دین کا جزو بنا لیا۔ اور پھر اپنے عقائد کی بنیاد ہی اسی پر رکھ لی۔

میں دیکھتا ہوں کہ اب ہماری جماعت میں بھی کمزور آدمی داخل ہونے شروع ہو گئے ہیں اور جب لوگ انہیں کہتے ہیں کہ تم میں بھی تو یہ برائیاں پائی جاتی ہیں۔ تو وہ کہدیتے ہیں آخر جماعت میں کمزور بھی تو ہوتے ہیں۔ دوسرے احمدی ان کو بچانے کے لئے مرکز میں اطلاع نہیں دیتے ان پر پردہ ڈالتے ہیں۔ وہ یہ سمجھتے ہیں۔ کہ فلاں آدمی بڑا ہے۔ اسکی عزت زیادہ ہے۔ اس کے نکل جانے سے

جماعت کا رعب

کم ہو جائے گا۔ یا وہ سمجھتے ہیں کہ اگر ہم میں سے کمزور نکل گئے۔ تو ہم کم ہو جائیں گے۔ اب تو یہ کہدیا جاتا ہے۔ کہ میاں جماعت میں آخر منافق بھی تو ہوسکتے ہیں۔ مگر آہستہ آہستہ کمزور ایمان والے لوگوں کی تعداد بڑھتی جائے گی کیا اسوقت یہ کہا جائے گا کہ میاں ہر جماعت میں منافق ہی ہوتے ہیں۔ اس کا اصل علاج تو یہ تھا کہ وہ اپنی اصلاح کرتے تا ان پر یہ اعتراض نہ پڑتا۔ مگر انہوں نے اپنی کمزوری پر پردہ ڈالنا شروع کر دیا ہی۔ اور بھی میں بہت بڑا فرق ہے۔ یہ ایک نہیں ہو سکتے۔ جو لوگ منافقین اور کمزور لوگوں کے اوپر پردہ ڈالتے ہیں۔ ان کا بھی آخر وہی) سے بدل جاتا ہے۔ پہلے تو وہ کہتے ہیں کہ میاں جماعت میں آخر منافق بھی ہوتے ہیں۔ اور پھر کہنا پڑا کہ ہر جماعت میں منافق ہی ہوتے ہیں۔ غرض (بھی) ایسے بدل جاتا ہے۔ نمک آٹا بن جاتا ہے۔ اور آٹا نمک بن جاتا ہے۔ غرض

"اصلاح نفس اور اصلاح قوم

کے لئے ہر ممکن کوشش کرنی چاہیئے اور اسکے لئے جو ذرائع ہیں۔ ان سے کام لینا چاہیئے"

میں دیکھتا ہوں کہ ہمارے ملک میں عموماً یہ مرض عام ہے۔ کہ قانون کی پابندی نہیں کی جاتی۔ دفتر کا قانون ہوتا ہے۔ مگر اس پر عمل نہیں کیا جاتا۔ تین چار سال کے بعد اگر کوئی بات پوچھو تو کہدیا جاتا ہے۔ غلطی ہو گئی اور پھر وہ غلطی ہوتی چلی جاتی ہے۔ دوسرے ریکارڈ نہیں رکھا جاتا۔ عموماً یہ کہدیا جاتا ہے کہ آپ مجھ سے سن لیں اور بعض دفعہ تو کہہ دیا جاتا ہے کہ میں نے فلاں سے سنا ہے۔ تیسرے محنت کی عادت نہیں پائی جاتی۔ اس کے نتیجہ میں ایشیائی اقوام دوسری قوموں کے سامنے ذلیل ہوتی چلی جاتی ہیں یورپین لوگوں میں بیسیوں خوبیاں پائی جاتی ہیں۔ مگر ہماری قوم میں وہ نہیں پائی جاتیں۔

ایک دوست ساگر چند

تھے جو بعد میں احمدی ہو گئے۔ وہ میرے پاس آئے اور کہنے لگے مجھے بڑی اچھی خوابیں آتی ہیں میں نے اس سے کہا کہ خدا تعالےٰ تمہیں پھنسا تا جا رہا ہے جیسے کنڈی کے ساتھ گوشت لگا کر مچھلی کو پھنسایا جاتا ہے۔ اسی طرح خدا تعالےٰ کی بھی ایک تدبیر ہوتی ہے۔ اگر کوئی اس تدبیر سے فائدہ اٹھا لیتا ہے تو وہ بچ جاتا ہے۔ نہیں تو وہ خدا تعالےٰ سے الگ ہو جاتا ہے پھر وہ دوست حیدر آباد چلے گئے شاید وہ وہاں ملازم تھے۔ اور وہ سلسلہ خوابوں کا جاتا رہا۔ وہ مجھ سے ملے تو انہوں نے مجھ سے کہا کہ اب میری وہ پہلی والی حالت نہیں رہی۔ جس کی وجہ سے مجھے فکر پڑ گئی ہے۔ میں نے انہیں کہا کہ میں نے تمہیں پہلے ہی کہہ دیا تھا کہ خدا تعالےٰ تمہارا امتحان لے رہا ہے۔ اگر تم خدا تعالیٰ کی تدبیر سے فائدہ اٹھاؤ گے تو بچ جاؤ گے ورنہ خدا تعالےٰ سے تمہارا تعلق ٹوٹ جائے گا۔ جب تم کسی

مٹھائی کی دوکان

پر جاتے ہو۔ اور تم دوکاندار سے کہتے ہو کہ ہم نے مٹھائی لینی ہے۔ تو وہ تمہاری شکل کو دیکھ کر اور یہ سمجھ کر کہ تم زیادہ مٹھائی لوگے ہر ایک مٹھائی کا ایک ایک ٹکڑا تمہیں دیتا ہے اور کہتا ہے کہ اسے چکھو۔ اسے چکھو۔ یہ رس گلے ہیں۔ یہ گلاب جامن ہیں۔ اگر تم کہو کہ میں اس طرح ہی کھاتا جاؤں مٹھائی مول نہ لوں تو دوکاندار تمہیں دھکا دے کر نکال دے گا۔ یہ تو ایک نمونہ تھا جو دوکاندار نے تمہیں دکھایا۔ لیکن اگر تم نمونہ ہی لے لے کر کھاتے جاؤ۔ تو تمہیں مٹھائی کی جگہ دھکے ملیں گے۔ اور تم دوکان سے باہر نکال دئیے جاؤ گے۔ اسی طرح خدا تعالےٰ نے بھی تمہیں اپنے انعامات کا نمونہ دکھایا تھا۔ تمہیں چاہیئے تھا کہ تم اس کے بعد قیمتاً خریدنے کی کوشش کرتے۔ خدا تعالےٰ کے انعامات کی قیمت محبت اخلاص اور صداقت ہے۔ پھر تمہیں اس کے بدلہ میں مٹھائی ملتی۔ خدا تعالےٰ کسی کو محروم نہیں کیا کرتا۔ اگر تمہارا تقوےٰ ہزار روپیہ کا تھا۔ تو وہ تمہیں ہزار روپیہ کی مٹھائی دیتا۔ اگر تمہاری نمازیں لاکھ کی تھیں تو وہ لاکھ کی مٹھائی دیتا۔ لیکن تم نے کہا کہ میں نمونہ ہی لیتا جاؤں تو

سوائے دھکوں کے

تمہیں کیا ملتا۔ پس چاہیئے کہ جماعتی طور پر اخلاق کی نگرانی کی جائے۔ اور بُری عادتوں کو مٹایا جائے

یہ ایک تلخ حقیقت ہے کہ تحریک جدید میں جو تجارت کا محکمہ ہے۔ اس میں جو ہم نے وقف شدہ نوجوان لگائے ہیں ان میں سے نوّے فی صدی ٹھگ نکلے ہیں۔ مختلف طریقوں سے وہ سلسلہ کا روپیہ کھا گئے ہیں۔ یا کم از کم ان کی شکل ایسی دکھائی دیتی ہے۔ ممکن ہے کہ وہ تحقیقات سے بری ہو جائیں یہ

اخلاق کی نگرانی

نہ کرنے کا نتیجہ ہے۔ جب ایمان مٹ جاتا ہے تو تدبیر سے ظاہری طور پر اپنی عزت نفس کو قائم رکھنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ مگر یہ کام زیادہ دیر نہیں چلتا۔ آخر اس کی سزا مل جاتی ہے پس جماعت کو چاہیئے کہ وہ اپنے اخلاق کو درست کرنے کی کوشش کرے۔ اگر اخلاق درست ہو جائیں تو یہ ایمان کو اونچا لے جاتے ہیں یا یوں کہو کہ اعمال صالحہ ایمان کو اوپر لے جاتے ہیں۔ قرآن کریم میں ہے۔ والعمل الصالح یرفعہ۔ عمل صالح ایمان کو اٹھا کر اوپر لے جاتا ہے۔ اس کے بغیر قومیں بڑھ نہیں سکتیں۔ جھوٹی تدبیروں سے کچھ دیر تو کام چل جاتا ہے۔ مگر زیادہ دیر یہ کام نہیں چل سکتا۔ ایمان عمل صالح کا قائمقام نہیں بن سکتا۔ ایمان انسان کو ابتدائی دھکا دے کر اوپر اٹھاتا ہے۔ پھر عمل صالح اس کو اوپر اٹھا کر اس مقام پر لے جاتا ہے۔ جہاں خدا تعالےٰ کا بندے سے

گہرا تعلق

ہو جاتا ہے۔ جنّت کے معنے ہی یہ ہیں کہ انسان کوشش کرتے کرتے ایک ایسے مقام پر پہنچ جاتا ہے جہاں عمل ساقط ہو جاتے ہیں۔ اور اس کی دوستی اللہ تعالےٰ سے ایسی گہری ہو جاتی ہے کہ اس کے اعمال کا ذمہ دار خدا تعالےٰ خود بن جاتا ہے۔ بندے کی جگہ پر وہ خود اعمال کرتا ہے۔ اس مقام کو حاصل کرنے سے پہلے پہلے اگر قربانیوں کو جاری نہ رکھا جائے تو فرد۔ خاندان یا قوم تباہ ہو جاتی ہے؛

ربوہ کا ماحول

(از ممتاز صحرائی صاحب)

ربوہ کی آبادی کا جو چاؤ سن کر قدرتی طور پر دل میں یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ اس سرزمین کا ماحول کیسا ہے؟

آئیے! میں آپ کو ربوہ کی سرزمین پر کھڑا کر کے نواحی ماحول سے روشناس کراؤں۔ ربوہ کی بستی شرقاً غرباً پھیلے ہوئے ایک پہاڑی سلسلہ کے دامن میں آباد ہو رہی ہے۔ یہ سلسلہ دریائے چناب کو عبور کرتا ہوا۔ مشرق میں چنیوٹ تک چلا گیا ہے۔ دریا بستی کے شرق سے صرف دو تین فرلانگ کے فاصلہ پر سے گزر رہا ہے۔ یہاں دریا پر ایک عالیشان پل تعمیر ہے جو آج سے پندرہ سولہ برس پہلے ایک احمدی انجینئر خان نعمت اللہ خان صاحب مرحوم ہوج انجینئر کی نگرانی میں چھ سات برس میں تیار ہوا تھا۔ یہ پل فن انجینئری کا عمدہ نمونہ ہے کیونکہ یہاں پر ایک پہاڑ نے دریا کو دو حصوں میں تقسیم کر دیا ہے۔ ہر حصے سے پانی ایک خوفناک تیزی سے شور مچاتا ہوا گزر رہا ہے۔ جس کی گہرائی بیسیوں فٹ تک چلی گئی ہے۔ دریا کے دونوں حصوں پر دوہرا پل تیار کیا گیا ہے۔ نچلے حصے سے سرگودہا سے لائلپور اور لاہور جانے والی ریل گاڑیاں گزرتی ہیں۔ اور اوپر کے حصے سے موٹریں لاریاں اور تانگے وغیرہ گزرتے ہیں درمیانی جزیرے میں ایک پہاڑ کاٹ کر ریل اور موٹروں وغیرہ کے لئے الگ الگ سڑکیں بنائی گئی ہیں۔ اور چونکہ پلوں کے دونو حصے عام سطح سے بہت بلند واقع ہوئے ہیں۔ اسلئے مسافر ان کو عبور کرتے وقت بہت بلندی پر چلے جاتے ہیں۔ جہاں سے دُور دُور تک دریا کی راہگذار اور ارد گرد کی بستیاں دکھائی دینے لگتی ہیں۔ اس پل کے شرق سرے پر ایک سفید رنگ کا مندر ایک چٹان پر کھڑا ہے اس کا کلس سنہری ہے۔ دریا کی لہریں اس مندر کی دیواروں کو چھو کر گذرتی ہیں۔ یہ مندر مہاراجہ گلاب سنگھ والئی جموں نے تعمیر کرایا تھا اب تک یہ عمارت ریاست جموں کی ملکیت چلی آئی ہے۔

اس پل سے اُتر کر جانب شرق تین میل آگے بڑھتے ہیں۔ تو پنجاب کا ایک بہت ہی پرانا شہر چنیوٹ آ جاتا ہے یہ شہر ربوہ سے چھ میل دُور پڑتا ہے۔ اور ضلع جھنگ کی ایک تحصیل کا صدر مقام ہے اور نواب سعد اللہ خان صاحب وزیر اعظم شاہجہان کا وطن مالوف ہے یہاں ایک سیاہ پتھر کی بنی ہوئی مسجد ہے جس کے مینارے سنگ لرزاں کے ہیں۔ لکڑی اس کے نزدیک پہنچنے نہ دی گئی۔ ایک فیل خانہ۔ ایک بزرگ کا مزار یہاں اس زمانے کی فن تعمیر کا بہترین نمونہ ہیں۔ ایک اسلامیہ ہائی سکول پہلے سے موجود تھا۔ اب تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان بھی یہاں منتقل ہو کر مصروف تدریس ہے۔ اس سکول نے پہلے سال کے حیرت انگیز نتائج دکھا کر پبلک میں اعتماد حاصل کر لیا ہے حالانکہ اس کی بیکسی اور بے سروسامانی ہمت شکن تھی۔ آئندہ انشاءاللہ اس سے بھی بہتر نتائج نکلنے کی توقع ہے شہر چنیوٹ کے لوگ بڑے مالدار اور سو فیصدی تجارت پیشہ ہیں۔ اس شہر کی خواجہ قوم نے ہندوستان کی تمام بڑی بڑی منڈیوں اور بندرگاہوں پر کسی نہ کسی رنگ میں اثر ڈال رکھا ہے۔ یہ لوگ مذہباً اہل سُنت والجماعت ہیں۔

ربوہ سے قریب سے گزرنے والی جرنیلی سڑک اور ریلوے لائن سے سولہ سترہ میل دور مغرب میں ایک بڑا پہاڑ واقع ہے۔ اس پہاڑ کو "کڑانہ" کہتے ہیں۔ دریائے چناب اور دریائے جہلم کے درمیانی حصہ یعنی دوآبہ چج یا چنیوٹ کو اس پہاڑ کے نام کے تعلق سے "کڑانہ بار" کہتے ہیں کڑانہ پہاڑ کی چوٹی پر آبادی پائی جاتی ہے اور اچھے اچھے مکانات تعمیر کئے گئے ہیں۔ یہ پہاڑ ہندوؤں کی ایک گدی کا صدر مقام تھا۔ گدی کے گرو کیلئے غیر شادی شدہ ہونا ضروری تھا اور ایک دفعہ گدی پر متمکن ہو جانے کے بعد اسکو پہاڑ سے نیچے اُترنے کی اجازت نہ تھی۔ اس گدی کے نام بیسیوں مربعے اراضی اور سرگودہا میں سکنی جائیداد تھی۔ دراصل یہ جگہ ایک مسلمان بزرگ سلطان حبیب ننگیانہ کے ساتھ تعلق رکھتی تھی۔ اب اس بزرگ کی اولاد غالباً اس کو سنبھال لے گی یہاں پر ہر سال بعد ایک بہت بڑا شاندار میلہ ماہ مارچ میں لگتا ہے۔ جس میں پنجاب کے ہر مذہب و ملت کے لوگ ہزاروں کی تعداد میں شامل ہوتے تھے۔ ایک روایت کے مطابق سلطان ابو بن ادھم بھی یہاں آ کر ٹھیرے تھے۔

ربوہ کے پاس دریا میں ایک چھوٹا سا پہاڑی جزیرہ ہے۔ اس جزیرہ میں پہاڑ کے قریب کھنڈرات اور شکستہ دیواروں کے آثار پائے جاتے ہیں۔ ۱۹۲۸ء میں جب اس پل کی تعمیر کا کام شروع تھا۔ تو کچھ مزدوروں نے مٹی حاصل کرنے کے لئے گڑھا کھودا تو اندر سے جلی ہوئی گندم کثرت سے برآمد ہوتی تھی۔

ربوہ کے نواح میں دُور دُور تک چنیوٹ اور احمد نگر کے سوا اور کوئی قصبہ نہیں ہے چھوٹے چھوٹے گاؤں آباد ہیں۔ ان گاؤں میں رہنے والے لوگ عام طور پر غریب کسان اور مزدوری پیشہ لوگ ہیں۔ تھوڑے سے لوگ اوسط درجہ کی حیثیت رکھتے ہیں۔ البتہ ایک گاؤں کانویں والا جو ربوہ سے چھ سات میل دور ہے۔ وہاں کے لوگ اچھے خاصے امیر ہیں۔ یہ قوم کے لالی ہیں مذہب کے لحاظ سے اہل سُنت والجماعت ہیں۔ اس قوم کے بہت سے نوجوان اعلیٰ تعلیم یافتہ اور حکومت کے اعلیٰ عہدوں پر سرفراز ہیں۔ اس علاقہ میں ہمیں ان لوگوں سے دوسروں کی نسبت زیادہ مروّت اور تعاون کی امید ہے۔ مہر قادر بخش مہر حسن۔ مہر لہندا اور مہر مُراد خاں چاروں بھائی اس قوم کے مقتدر بزرگ ہیں۔

یوں تو ضلع جھنگ مجموعی طور پر پسماندہ علاقہ گردانا جاتا ہے۔ مگر تحصیل چنیوٹ کا علاقہ حد سے زیادہ (Back wood) ہے حکومت کی کوشش کے باوجود لوگ تعلیم کی طرف راغب نہیں ہو سکے۔ باہر کے علاقوں کے مدرسین اور دوسرے سرکاری ملازمین اس تحصیل کے لوگوں پر آ کر مسلط ہو جاتے ہیں۔ لازمی تعلیم کا قانون بھی نافذ ہے۔ مگر دیہاتی سزا بھگت کر بھی بچوں کو سکول نہیں بھیجتے۔ مویشیوں اور کھیتوں کے کام پر لگائے رکھتے ہیں۔ اگر کوئی مدرس کسی شخص پر بچے کو سکول بھیجنے کیلئے زیادہ کوشش سے کام لے تو اس سے لڑ پڑتے ہیں یا رشوت دیکر بچے کو اس عذاب (تعلیم) سے بچا لیتے ہیں۔ اس ذہنیت کا نتیجہ یہ ہے کہ ہر طرف جہالت کا دور دورہ ہے۔ لوگ لکیر کے فقیر ہیں۔ زندگی کے پرانے اور مشکل طریقوں پر سختی سے عمل کرتے ہیں۔ مقدمہ حاصل ہونے پر بھی سارا بدن ڈھانکنے کے لئے کپڑا شاذ ہی خریدتے ہیں۔ نیم عریاں رہنے کو زیادہ ترجیح دیتے ہیں۔ ان کی پارٹیاں قائم ہوتی ہیں۔ ان کی کمائی کا زیادہ حصہ مقدمہ بازی پر خرچ ہو جاتا ہے چالاک لوگ اور بددیانت سرکاری ملازم ان کی سادہ لوحی سے ناجائز فائدہ اٹھا کر خوب لوٹتے ہیں خوش اعتقاد ہوتے ہیں۔ سید اور فقیر بن کر آ جانے والوں کے جال میں پھنس کر ناقابل تلافی نقصان بھی اُٹھا بیٹھتے ہیں۔ مگر ان کی صاف دلی میں فرق نہیں آتا۔ اس کے علاوہ نیم مُلّا حضرات کا اثر بھی ان پر کچھ کم نہیں ہے۔ ربوہ کے ایک نزدیکی گاؤں (غالباً سیلووال) کا واقعہ ہے چند سال ہوئے ایک روزہ دار کی حالت خراب ہو گئی اس کے وارث مُلّاجی کے پاس آئے۔ اور روزہ کھول دینے کیلئے پوچھنے لگے۔ مُلّاجی نے سختی سے منع کر دیا۔ تھوڑی دیر میں وُہ بیچارا روزہ کی تکلیف سے جاں بحق ہو گیا۔ اب مُلّاں جی نے دوسرا فتوے صادر فرمایا کہ روزہ دار اگر روزہ سے ہلاک ہو جائے۔ تو اس پر شریعت اسلامیہ کی کوئی کارروائی عمل میں لانا ناجائز ہے کیونکہ وُہ حرام موت مرا ہے۔ اسلیئے اس شخص کو مسلمانوں کے گورستان میں دفن نہ کیا جائے اور اس کا جنازہ نہ پڑھا جاوے بعد میں جب جامعہ مسجد چنیوٹ کے مستند مفتی صاحب کو اس واقعہ کا علم ہوا۔ تو اُنہوں نے صحیح فتوے ارشاد فرما کر روزہ دار کو شہید قرار دے کر گورستان میں دفن کرایا۔ اور مُلّاں کو پولیس کے حوالے کرنے کی ہدایت کی مگر سُنا ہے وُہ فرار ہو گیا۔

لالی قوم کے علاوہ اس علاقہ کی دوسری مقتدر اور ذی اثر قوم سید ہے۔ سید صاحبان بھی بلند پوزیشن کے لوگ ہیں۔ اور ان کا مذہب شیعہ ہے لیکن یہ لوگ اس علاقہ میں تھوڑا قیام رکھتے ہیں۔ ان کا مرکز رجوعہ ہے کبھی کبھی بوقت ضرورت آ جاتے ہیں۔ سردار غلام عباس شاہ صاحب۔ سردار حسین شاہ صاحب کو ان سب سے زیادہ شہرت اور رسوخ حاصل ہے سردار حسین شاہ صاحب کے صاحبزادے میاں غلام محمد شاہ صاحب پنجاب اسمبلی کے ممبر بھی ہیں۔ سردار غلام عباس شاہ صاحب بھی ایم۔ ایل۔ اے رہ چکے ہیں۔ سردار صاحب موصوف اور محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خاں صاحب کے خاندان کے بہت اچھے اور دوستانہ تعلقات ہیں۔

ربوہ کے نواح میں پرانی آبادی کے اندر احمدیت کا عنصر تقریباً مفقود ہے۔ یہاں سے دس بارہ میل شمال کی طرف ایک اور طاقتور اور ذی اقتدار قوم "بسوآنہ" آباد ہے جو کہ آٹھ دس بڑے بڑے دیہات کی مالک ہے یہاں کے ایک گاؤں "ریکا" میں اس قوم کے افراد کی اچھی خاصی جماعت کئی سال سے قائم ہے۔ اس جماعت کے قیام سے دوسری برادری میں احمدیت کا اثر سرایت کر رہا ہے ربوہ سے دس میل مغرب کی طرف ضلع سرگودہا کی نئی آبادی کے چک شروع ہو جاتے ہیں۔ ان چکوں میں ضلع سیالکوٹ۔ گجرات۔ گوجرانوالہ وغیرہ دوسرے اضلاع کے آباد کار آباد ہیں۔ ان کے ہاں بڑی بڑی جماعتیں قائم ہیں بعض چکوں میں تو احمدیوں کی اکثریت ہے۔ اور ان کے اپنے سکول قائم ہیں۔

تقرر امیر جماعت احمدیہ

چوہدری نور الدین صاحب ذیلدار و امیر جماعت احمدیہ چک $\frac{٦}{\text{ایل-١١}}$ وفات پا گئے ہیں۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے اُن کی جگہ چوہدری رسول بخش صاحب کو ۳۰ اپریل ۱۹۵۰ء تک کے لئے امیر مقرر فرمایا ہے۔

(ناظر اعلیٰ)

مکہ میں حاجیوں کا اجتماع

مکہ ۱۱؍اکتوبر۔ حج کے لئے دنیا کے تمام حصوں سے حجاج مکہ میں جمع ہو رہے ہیں۔ حاجیوں کی تعداد اس قدر زیادہ ہے کہ نجی مکانات مدارس حتیٰ کہ مسجدوں کو بھی حاجیوں کے قیام کے لئے استعمال کیا جا رہا ہے۔

اگرچہ حجاج ایک دوسرے سے شناسا نہیں ہیں لیکن ایک حاجی اپنے آپ کو کبھی غیر جگہ محسوس نہیں کرتا۔ سعودی عرب کے حکام نے ان کے لئے بہت عمدہ انتظامات کئے ہیں۔

اسٹار کے نامہ نگار محمود جے حیاتی نے شاہ ابن سعود کو حاجیوں کے لئے بہترین انتظام کرنے پر خراج تحسین ادا کیا۔ نامہ نگار موصوف کا کہنا ہے۔ اشیاء کی قیمتوں کو بڑھنے سے روکنے کے لئے ہر ممکن کوشش کی جا رہی ہے۔ ہفتے کے روز تمام رات دعائیں ریڈیو کے ذریعہ نشر کی گئیں۔ (اسٹار)

عراق عرب لیگ کے ساتھ ہے

قائمقام وزیر اعظم کا اعلان

بغداد ۱۰؍اکتوبر۔ عراق کے قائمقام وزیر اعظم جلال بابن نے عراق کے ایوان نمائندین کو بتلایا کہ عراق اپنی علیحدہ پالیسی نہیں بنائے گا۔ بلکہ وہ ہمیشہ عرب لیگ کے ساتھ رہے گا۔ (اسٹار)

برلن میں عارضی صلح کی توقع نہیں

پیرس ۱۱؍اکتوبر۔ یہاں برلن میں عارضی صلح کی امیدیں ختم ہوتی جا رہی ہیں۔ خیال کیا جاتا تھا کہ جس عرصے میں چار بڑی طاقتوں کے مذاکرات ہوں گے۔ اس عرصے کے لئے عارضی طور پر برلن کی ناکہ بندی کو دور کر دیا جائے گا۔

لندن میں مسٹر لیاقت علی خاں کا پرجوش خیر مقدم

پاکستان دولت مشترکہ سے علیحدگی نہیں چاہتا

لندن ۱۱؍اکتوبر پاکستان کے وزیر اعظم مسٹر لیاقت علی خاں کل رات لندن کے ہوائی اڈے پر اترے۔ پاکستانی باشندوں کے بہت بڑے اجتماع نے ان کا پرجوش خیر مقدم کیا۔

جو لوگ سرکاری طور پر ان کے استقبال کے لئے موجود تھے۔ ان میں دولت مشترکہ کے سیکرٹری مسٹر نیول بیکر۔ چوہدری محمد ظفر اللہ خان اور پاکستان کے ہائی کمشنر مسٹر ابراہیم حبیب رحمت اللہ شامل تھے۔

مسٹر لیاقت علی خاں نے پہلے اجتماع کو اردو میں خطاب کیا۔ پاکستانی سننے والوں کے لئے ایک مائیکروفون خاص طور پر لگایا گیا تھا۔ اس پر انہوں نے کہا میں ابھی لندن میں آیا ہوں۔ حقیقت یہ ہے کہ آپ سے پندرہ منٹ قبل میں جہاز سے اترا ہوں۔ کل میں بہت اہم کانفرنس میں شرکت کروں گا۔ تمام کانفرنس کے دوران میں میں پاکستان کے بہترین مفاد کا خیال رکھوں گا۔

اسکے بعد انگریزی میں خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا۔ پہلے میں ۱۹۴۶ء میں لندن آیا تھا اس وقت سے اب تک بہت سے اہم واقعات ہندو پاکستان کے برعظیم پر رونما ہو چکے ہیں۔ اس وقت پاکستان محض ایک خواب کی مانند تھا۔ لیکن اب پاکستان حقیقت بن چکا ہے۔ پاکستان کے قائد رحلت فرما چکے ہیں۔ قریباً دس لاکھ مسلمان شہید ہو چکے ہیں اور قریباً ۷۰ لاکھ مسلمانوں کا تمام سامان اور دولت ضائع ہو گئی ہے۔

پاکستان کے قیام کے بعد پہلی مرتبہ لندن آنے میں مجھے خوشی ہے۔ مجھے پرانے دوستوں سے ملنے میں خوشی حاصل ہوگی۔ مجھے امید ہے کہ میں چند ایک نئے احباب پیدا کر سکوں گا۔

کل جس کانفرنس کا افتتاح ہو رہا ہے۔ وہ یقیناً بہت ہی اہم ہے۔ کیونکہ میں یقین کرتا ہوں کہ اس کانفرنس کے فیصلوں پر اس بات کا دارومدار ہے کہ آیا دولت مشترکہ ایک جاندار طاقت کی حیثیت سے زندہ رہتی ہے یا نہیں اور آیا وہ دنیا میں قیام امن کے لئے کچھ کام کر سکتی ہے یا محض پاکیزہ امید کی طرح رہتی ہے۔

مجھے امید ہے اور میں دعا کرتا ہوں کہ دولت مشترکہ ایک زندہ طاقت کی طرح باقی رہے کیونکہ اس میں اسی قسم کے لوگ شامل ہیں کہ اگر وہ تمام ممالک مل جل کر ایک کنبے کی طرح کام کریں تو وہ انسانیت کی بھلائی اور دنیا کے امن کے لئے بہت کچھ کام کر سکتے ہیں۔

نامہ نگاروں نے ان سے سوال کیا کہ کیا پاکستان دولت مشترکہ سے علیحدگی چاہتا ہے۔ تو مسٹر لیاقت علی خاں نے کہا۔ نہیں یہ کس نے بتایا ہے۔ آپ نے اسکی پرزور تردید کی اور کہا پاکستان دولت مشترکہ سے علیحدگی نہیں چاہتا

ڈی ولیرا کی برطانیہ میں آمد

لندن ۱۱؍اکتوبر۔ آئرلینڈ کے سابق وزیر اعظم مسٹر ڈی ولیرا برطانیہ میں آئے ہوئے ہیں۔ وہ آئرلینڈ کی تقسیم کے خلاف جدوجہد کریں گے۔ تاکہ اس سکیم کو ختم کرایا جا سکے۔ (اسٹار)

پرانے ٹین کے ڈبوں سے تیار شدہ غوطہ زنی کا لباس

لندن ۱۱؍اکتوبر ایک لندن کے شہری نے پرانے ٹین کے ڈبوں اور ٹین کے کنستروں سے غوطہ زنی کا لباس تیار کیا ہے۔ اس لباس پر اس نے بہت سے تجربات کئے ہیں۔ اس لباس کو پہن کر وہ نہایت حفاظت کے ساتھ پانی کے اندر جا سکتا ہے۔

حال ہی میں اس نے ایک نیا نمونہ تیار کیا ہے اس نمونے پر اس نے دریائے ٹیمز میں تجربہ کیا۔ یہ نمونہ [illegible] کے سانس لینے والے آلہ کی طرح سے ہے اور خود کی شکل کا ہے۔

اجلاس صاحب افسر مال بہادر ضلع گجرات بہ اختیارات کلکٹر

محمود ولد راجہ محمد اسحاق نابالغ ولد بھالو بولایت محمود قوم گوجر سکنہ بھرن۔ تحصیل کھاریاں

بنام

بھیت رام ۔ ہری ۔ دستی لال ۔ بلدیو راج ۔ کستوری لال داد ر مک رام پسران نند لال۔ رام کشن ولد گوردھاس ۔ اندر کور بیوہ امر ناتھ سکنہ سرائے عالمگیر تحصیل کھاریاں

فک الرہن۔

مقدمہ مندرجہ بالا میں مسئول علیہم سکونت ترک کر کے مشرقی پنجاب چلے گئے ہیں۔ اس لئے بذریعہ اشتہار اخبار ہذا مشتہر کیا جاتا ہے۔ کہ اگر انہیں کوئی عذر ہو۔ تو مورخہ ۴۸/۱۱/۲ کو حاضر عدالت ہذا آکر پیش کریں۔ بصورت عدم حاضری کارروائی ضابطہ عمل میں لائی جاوے گی۔

دستخط حاکم — مہر عدالت — ۵/۱۰/۴۸

اجلاس صاحب افسر مال بہادر ضلع گجرات بہ اختیارات کلکٹر

مولا داد ولد امیر الدین الدین سکنہ سرگودھا

بنام

ترلوک ناتھ ۔ دولت رام پسران گنپت رائے قوم کھتری سکنہ سرگودھا

دعویٰ فک الرہن دفعہ ۱۲ کنال

موضع نائیاں فتح پور مسمی سرگودھا

مقدمہ مندرجہ بالا میں فریق ثانی کو بذریعہ اشتہار ہذا اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ اگر انہیں فک الرہن میں کوئی عذر ہو۔ تو مورخہ ۴۸/۱۰/۲۲ کو اصالتاً ۔ وکالتاً یا بذریعہ مختار عام حاضر عدالت ہذا ہو کر پیش کریں۔ بصورت عدم حاضری کارروائی ضابطہ عمل میں لائی جاوے گی

دستخط حاکم — مہر عدالت ہذا

سلامتی کونسل اس ہفتے برلن کے مسئلہ پر بحث نہیں کریگی

فی الحال سمجھوتہ کا کوئی امکان نہیں ہے

پیرس ۱۳ اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے کہ سلامتی کونسل اس ہفتہ برلن کے مسئلے پر بحث نہیں کریگی پچھلے ہفتہ جب یہ مسئلہ کونسل میں زیر بحث آیا تھا اس وقت سے اب تک صورت حالات میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی ہے۔ تینوں مغربی طاقتوں کے نمائندے اب بھی برلن کی ناکہ بندی کو امن عالم کے لئے خطرے کا باعث سمجھتے ہیں۔ اور اس وقت تک مزید بات چیت کے لئے تیار نہیں ہیں کہ جب تک برلن کی ناکہ بندی ختم نہ کر دی جائے نیز انہوں نے اس خبر کی بھی تردید کر دی ہے کہ اس سلسلے میں سمجھوتہ کے متعلق کوئی مصالحتی حل ڈھونڈ لیا گیا ہے۔

مرکزی حکومت صوبہ سرحد کی ترقی کیلئے ہر ممکن کوشش کر رہی ہے

عبدالقیوم خاں

پشاور ۱۳ اکتوبر۔ صوبہ کے وزیر اعظم خان عبدالقیوم خان صوبہ سرحد کے جنوبی اضلاع کا دورہ پورا کر کے آج واپس پشاور پہنچ گئے۔ یہ دورہ چھ روز تک جاری رہا۔ کل آپ نے ڈیرہ اسمٰعیل خان میں ایک پبلک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے فرمایا۔ مرکزی حکومت صوبہ سرحد کی ترقی اور بہتری کے لئے ہر ممکن کوشش سے کام لے رہی ہے

عزام پاشا کا جمال الحسینی سے مشورہ

قاہرہ ۱۳ اکتوبر۔ عرب لیگ کے سیکرٹری جنرل عزام پاشا نے کل فلسطین کی نئی حکومت کے وزیر خارجہ سید جمال الحسینی سے ایک طویل ملاقات کی اور عرب لیگ کے اقتصادی کمیٹی کے صدر سید توفیق پاشا سے مشورہ کیا۔ بعد میں جمال سینی نے کہا۔ اگرچہ عرب حکومتوں کی جانب سے نئی حکومت کو تسلیم کرنے میں تاخیر ہو رہی ہے۔ لیکن نئی کابینہ اپنا کام جاری رکھے گی۔ انہوں نے اس بات کی تردید کی کہ نئی حکومت نے ۵ کروڑ پونڈ قرضہ کی درخواست کی ہے۔ لیکن اطلاع ہے۔ کہ آج دن کے وقت نئی حکومت کے اخراجات کے سوال پر توفیق السویدی کے ساتھ غور و خوض کیا گیا تھا۔ (استار)

جہلم میں گورنمنٹ کالج کھولنے کی تجویز

لاہور ۱۳ اکتوبر۔ مغربی پنجاب کی حکومت نے جہلم میں گورنمنٹ کالج کھولنے کی جو تجویز کر رکھی ہے وہ عمارت کی تعمیر کے سلسلے میں روپیہ کی قلت کی وجہ سے اگلے سال تک ملتوی کر دی گئی ہے۔ عمارت کی تعمیر کی سفارش اس کمیٹی نے کی تھی جو پنجاب یونیورسٹی نے اس معاملے پر رپورٹ کرنے کیلئے مقرر کی تھی۔

روس میں عام بغاوت کا زبردست خطرہ کمیونسٹ طرز حکومت سے بیزاری کا اظہار

خفیہ تحریک کے ایک سرگرم کارکن کا انکشاف

نیویارک ۱۲ اکتوبر۔ ایک روسی باشندے [illegible] نے جو [illegible] یہاں ایک ہوٹل میں تقریر کرتے ہوئے اس امر کا انکشاف کیا۔ کہ روس میں اندر ہی اندر خفیہ طور پر ایک زبردست تحریک چل رہی ہے۔ جس کے روس بھر میں ۲۰۰ مراکز قائم ہیں۔ یہ تحریک اشتمالیت اور روس کی موجودہ طرز حکومت کے سخت خلاف ہے۔ مسٹر [illegible] نے یہ بھی بتایا۔ کہ یہ تحریک مغربی یورپ کے ان گروہوں سے گہرا تعلق رکھتی ہے جو اشتمالیت کے خلاف ہیں اور مشرقی یورپ کے ممالک پر اشتراکیت کے اثر کو برا سمجھتے ہیں۔ مسٹر [illegible] نے مزید کہا امریکہ کی خفیہ فوجی پولیس میری سرگرمیوں سے خوب واقف ہے ہم منظم ہیں اور ہمارے پاس اچھے رہنما ہیں۔ اور دس لاکھ افراد ہمارے ہمدرد ہیں۔ ہم چند ہی ماہ میں ایسی صورت حال پیدا کر دیں گے کہ روس کے لئے مغرب پر حملہ کرنا ناممکن ہو جائے گا۔ تمام روسی عوام بغاوت کے لئے تیار ہیں۔ (استار)

کشمیری مہاجرین کی مرکزی امدادی کمیٹی کا اجلاس

لاہور ۱۳ اکتوبر۔ آج یہاں کشمیری مہاجرین کی مرکزی امدادی کمیٹی کا اجلاس ہوا۔ حکومت آزاد کشمیر کے نگران اعلیٰ چوہدری غلام عباس نے صدارت کی۔ مہاجرین کی طبی امداد کے لئے گشتی دواخانے قائم کرنے کی تجویز پر غور کیا گیا۔ اس کے علاوہ ان کی حالت کو بہتر بنانے اور دیگر ممکن قسم کی امداد بہم پہنچانے کے مسائل بھی زیر بحث آئے۔

خیرسگالی کا مشن انڈونیشیا روانہ ہوگیا

کراچی ۱۳ اکتوبر۔ پاکستان کی طرف سے خیرسگالی کا ایک مشن کل رات بارہ بجے مسٹر حاتم علوی کی قیادت میں انڈونیشیا روانہ ہو گیا۔ روانہ ہونے سے قبل وفد کے لیڈر نے ایک بیان دیتے ہوئے کہا۔ یہ مشن انڈونیشیا ٹھیک ٹھیک حالات معلوم کرنے کیلئے جا رہا ہے۔ پاکستان کو انڈونیشیا کے معاملات میں کئی وجوہات کی بنا پر خاص دلچسپی ہے۔ اول یہ جنوب مشرقی ایشیا کا ایک بہت اہم حصہ ہے۔ اور آئندہ چل کر اس نے دنیا کی سیاست میں نہایت اہم کردار ادا کرنا ہے۔ دوسرے یہاں کی آبادی قریب قریب سب کی سب مسلمان ہے جس کی وجہ سے پاکستان اور انڈونیشیا کے درمیان قدرتی طور پر اتحاد و یگانگت کا ایک خاص رشتہ پایا جاتا ہے

دولت مشترکہ تعلقاتی ممبر نہیں بنا سکتی

مسٹر لیاقت علی خاں کا متوقع بیان

لندن ۱۳ اکتوبر۔ اس بات کا امکان ہے کہ اقوام متحدہ میں پاکستانی وفد کے لیڈر چوہدری محمد ظفر اللہ خاں کچھ دنوں تک لندن میں رہیں گے۔ تاکہ پاکستان کے وزیر اعظم مسٹر لیاقت علی خاں کے ساتھ جو کل رات یہاں پہنچے ہیں ... دولت مشترکہ کے وزراء اعظم کی کانفرنس میں حصہ لے سکیں ... توقع ہے اگر دوسرے وزراء اعظم نے ہند کے وزیر اعظم مسٹر نہرو سے کانفرنس کے ابتدائی دور میں دولت مشترکہ کے ساتھ اپنے آئندہ تعلقات کے متعلق ہند کے ارادوں کو ظاہر کرنے کے لئے کہا۔ تو لندن کے پاکستانی باشندوں کو توقع ہے کہ مسٹر لیاقت علی خاں پاکستان اس نظریہ کا پرعزم طور پر اظہار کریں گے کہ دولت مشترکہ تعلقاتی ممبر نہیں بنا سکتی ... یا تو ملک دولت مشترکہ کے اندر ہوں گے اور اس کے نفع نقصان کے حامل ہوں گے۔ یا اس سے ان کا کوئی تعلق نہ ہوگا۔ لیکن اس کی وجہ سے دولت مشترکہ کے موجودہ آئین میں کسی قسم کی ترمیم کا امکان ختم نہیں ہوتا۔ وہ دولت مشترکہ موجودہ رجحانات کے لئے زیادہ موزوں ثابت ہوں گے۔ دولت مشترکہ سے تعلق کی دوبارہ [illegible] اگر یہ بھی جا سکتی ہے اور حقیقت یہ ہے کہ اسکی ضرورت بھی ہے۔ (استار)

عرب کرنسی کا اشتراک

قاہرہ ۱۳ اکتوبر۔ ۲۹ اکتوبر کو منعقد ہونے والے عرب لیگ کونسل کے اجلاس میں ایجنڈا پر ... سوالوں میں سے ایک اہم سوال حکومتوں کی کرنسی مشترک کرنے کا بھی ... ہے۔ مصر اور عراق کے درمیان ابتدائی معاہدہ ہو گیا ہے۔ اور توقع ہے کہ دوسری عرب حکومتیں بھی ان کی پیروی کریں گی۔ (استار)

اسمارہ میں پانی کی راشن بندی

اسمارہ ۱۳ اکتوبر۔ اریٹیریا کے دارالحکومت میں پانی کی راشن بندی رائج ہے۔ اس وقت شہر کو پہلے کے مقابلہ میں نصف پانی مل رہا ہے اور وہ ہر دوسرے دن تقسیم کیا جاتا ہے پہلے وہ روزانہ تقسیم ہوتا تھا حکام نے عوام کو ہدایت کی ہے کہ وہ پانی کا استعمال کم سے کم رکھیں کیونکہ اس وقت جھیلیں اور پانی کے ذخائر تقریباً خالی پڑے ہیں گو یہ زمانہ موسم برسات کے اختتام کا ہے جبکہ پانی کے ذخائر بھرے ہوئے ہیں۔

پانی ضائع کرنے کے متعلق انتظامی احکام کی خلاف ورزی جو شخص کوئی حرکت کرے گا اس کے خلاف قانونی چارہ جوئی کی جائیگی۔ اس قسم کے جرم کے لئے زیادہ سے زیادہ سزا چھ ماہ قید ہو سکتی ہے (استار)

بیمہ کی سب سے بڑی ادائیگی

نیویارک ۱۳ اکتوبر۔ گذشتہ اپریل میں شہر ٹیکساس میں ایک حادثہ کی وجہ سے ایک کیمیکل فرم کو جو نقصان پہنچا تھا اسکی تلافی کیلئے بیمہ کمپنی نے جو رقم ادا کی ہے وہ سب سے بڑی ادا شدہ رقم تصور کی جاتی ہے کمپنی مذکور نے ۱۰ لاکھ پونڈ نقصان کا مطالبہ کیا تھا۔ اسے ۹ لاکھ ۸۷ ہزار پونڈ ملے ہیں اعلیٰ دفتر کے سلسلہ میں چھوٹی چھوٹی رقوم کی ادائیگی کی منظوری ہو گئی ہے

بیروت میں غذائی انجمن کے نمائندہ کی آمد

بیروت ۱۳ اکتوبر۔ عالمگیر غذائی اور زراعتی انجمن کے مشرق وسطیٰ میں نمائندہ رچیف محمود المفنادی پاشا یہاں لبنان کی زراعتی پیداوار بڑھانے کیلئے عالمی بنک سے قرضہ دلانے کے سوال پر غور و خوض کرنے کے لئے قاہرہ سے آ رہے ہیں (استار)

بمبار کے ساتھ محافظ

لندن ۱۳ اکتوبر۔ یہاں بڑی سنجیدگی سے اس تجویز پر غور کیا جا رہا ہے کہ آئندہ سے بمبار ہوائی جہازوں کے ساتھ ننھا سا ہوائی جہاز بھی رہا کریں۔ تاکہ ایسے ویسے حالات میں بمبار کا ہوائی جہاز حفاظت کا کام سرانجام دیں (استار)

عجیب بیمے

لندن ۱۳ اکتوبر۔ حال ہی میں لوگوں نے عجیب عجیب قسم کی چیزوں کے بیمے کرائے ہیں۔ ان میں سے چند یہ ہیں: بیوی کے توام بچے پیدا ہونے کے خلاف بیمہ۔ ایک شخص امریکہ جا رہا تھا اس نے بیمہ کرایا کہ وہ کہیں بلغم نہ خفا ہو۔ ایک شخص کی ٹرافالگر اسکوائر میں دکان ہے اور نیلسن کے مجسمہ کا سایہ اسکی دکان پر پڑتا ہے اس نے اس مجسمہ کی اپنی دکان پر گرنے کے خلاف بیمہ کرایا ہے (استار)